NALANDA OPEN UNIVERSITY

COURSE	:	M.A. URDU PART II
PAPER	:	PAPER XIII
TOPIC	:	URDU SHAYRI KA IRTEQA
PREPARED BY	:	PROF. ISRAIL REZA, SCHOOL OF INDIAN & FOREIGN LANGUAGES

اردو شاعری کے آغاز ارتقاء میں شمالی ہند کے ساتھ
ساتھ جنوبی ہند کا بھی اہم رول رہا ہے۔اردو نے شروع
سے ہی ہر نصف صدی کے بعد اپنے نام بدلے۔شروع
کہا۔ ’’**ہندوستانی**" اور"**ہندوی**" میں اسے امیر خسرو نے
کہلائی۔زمانے میں ’’**ریختہ**" پھر یہی زبان آگے چل کر
فارسی درباری زبان تھی اور جب اردو کی رسائی دربار
کہا جانے لگا اور پھر ’’**قلعہ معلی** ’’ تک ہوئی تو اسے
کہلائی اور ’’**اردو معلی**" جب یہ درباری زبان بن گئی تو
کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہی حقیقت ہے ‘**اردو**‘ آخر میں
کہ اردو کا مزاج، آہنگ اور لب و لہجہ ہر دور میں
بدلتا گیا اور یہ زبان اتنی طاقتور ہو گی کہ اس میں
شاعری کی جانے لگی۔
امیر خسرو کو اردو کا پہلا شاعر مانا جاتا ہے۔ھالا کے ان سے
پہلے بھی ایک شاعر مسعود سعد سلمان لاہوری کا نام آتا ہے
لیکن ان کا کوئی کلام دستیاب نہیں ہے اس وجہ سے ان کا نام
اتنا مشہور نہیں ہوا۔

اردو شاعری کے آغاز و ارتقاء میں بہمنی سلطنت کا اہم رول
رہا ہے۔اس عہد میں بندہ نواز گیسودراز اور فخرالدین نظامی
جیسے مشہور شاعر پیدا ہوئے۔فخر دین نظامی نے اردو کی
لکھی۔ ’’**کدم راو پدم راو**" پہلی مثنوی
بہمنی سلطنت کے بعد عادل شاہی کا دور شروع ہوتا ہے۔اس
عہد میں برہان الدین جانم، نصرتی اور ہاشمی وغیرہ نے اردو
شاعری کو آگے بڑھایا۔اس عہد میں بھی زیادہ تر مثنویاں لکھی
گئیں۔عادل شاہی عہد کے بعد قطب شاہی دور شروع ہوتا
ہے۔اس دور میں شعر و ادب پر خاص توجہ دی گئی۔اس عہد
میں جن شعراء نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ان میں ملاوجہی،

محمد قلی قطب شاہ، غواصی اور ابن نشاطی وغیرہ اہم ہیں۔قلی قطب شاہ جوخودبھی بادشاہ تھا اس نے اردو شاعری کو پروان چڑھانے میں اہم رول ادا کیا۔اس کو اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر بھی کہا جاتا ہے۔

قطب شاہی دور میں بھی مثنویوں کا رواج زیادہ تھا۔قلی قطب شاہ نے اپنی شاعری میں ہندوستانی تہواروں اور ہندوستانی موسموں کا بطور خاص ذکر کیا ہے۔انہوں نے دیوالی، عید، شب برات جیسے عنوانات پر نظمیں لکھیں۔جنوبی ہند میں زیادہ تر شعراء نے مثنویوں پر توجہ دی اور ان کے انداز بھی ایک جیسے نظر آتے ہیں۔جہانگیر کے عہد میں جب ہم سلطان محمد قطب شاہ، سلطان قلی قطب شاہ، خاکی، ملا وجہی اور غواصی کی شاعری تک پہنچتے ہیں تو سرزمین دکن میں زبان کا رنگ بدلا ہوا نظر آتا ہے۔اور اسی لیے عام طور پر اردو شاعری کی ابتداء اسی عہد سے کی جاتی ہے۔

اس کے بعد شاہ جہان اور اورنگزیب کے عہد میں شاعری کا یہی رنگ رہا۔اورنگزیب کا آخری زمانہ تھا جب ولی دکنی پیدا ہوئے۔ولی دکنی نے غزل کو باضابطہ اظہار کا ذریعہ بنایا۔ولی نے اپنی شاعری میں ایک نیا رنگ اور آہنگ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ولی پہلی بار 1700ء میں اور دوسری بار 1722ء میں اپنا دیوان **"دیوان ریختہ"** لے کر دہلی گے۔اس کا اثر یہ ہوا کہ دہلی میں بھی ریختہ کی طرف شعراء نے توجہ دی۔حالانکہ دہلی میں بھی ریختے میں شاعری ہو رہی تھی لیکن ولی کے آنے کے بعد اس میں زیادہ زور پیدا ہو گیا۔ولی نے اپنی شاعری میں مختلف موضوعات پر توجہ مرکوز کی۔ انہوں نے عشق مجازی کے ساتھ ساتھ عشق حقیقی پر بھی زور دیا۔

زندگی جام عیش ہے لیکن
فائدہ کیا اگر مدام نہیں

ولی کے ہم عصر شعراء کی فہرست طویل ہے لیکن جن شعراء نے ولی سے متاثر ہوکر شاعری کی ان میں سراج، داوود، اور عاجز قابل ذکر ہیں۔

- **بہمنی سلطنت**: ---- گلبرگ اور بیدر 1347-1525ء

مشہور شعراء۔۔ بندہ نواز گیسودراز، فخرالدین نظامی، شاہ میراں، شمس العشاق وغیرہ

- **عہد عادل شاہی**: ------ بیجاپور 1490-1686ء

مشہور شعراء۔۔نصرتی، عادل شاہ ابراہیم، برہان الدین جانم، ہاشمی وغیرہ۔

- **قطب شاہی عہد**: ------ گولکنڈہ اور حیدرآباد 1508-1687ء

مشہور شعرا۔۔ملاوجہی، قلی قطب شاہ، ابن نشاطی اور غواصی وغیرہ۔

شمالی ہند میں اردو شاعری

دہلی میں اس وقت جن شعراء نے شاعری شروع کردی تھی ان میں سراج الدین خان آرزو،مضمون، شاکر ناجی، مصطفی خان یکرنگ، شاہ مبارک آبرو،مرزا مظہر جانجاناں، شاہ خاتم، اشرف علی فغاں وغیرہ خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

تم کے بیٹھے ہوئے ایک آفت ہو
اٹھ کھڑے ہو تو قیامت ہو

گرچہ الطاف کے قابل دل زار نہ تھا
لیکن اس جورو جفا کا بھی سزاوار نہ تھا

ان شعراء کے بعد دہلی میں سودا، میر، سوز، اور میر درد نے اردو غزل گوئی میں بہت وسعت پیدا کی۔سودا نے نہ صرف غزل گوئی میں بلکہ قصیدہ میں بھی نمایاں مقام حاصل کیا۔

سودا کے ساتھ ہی میر تقی میر، میر درد، سوز اور قائم کو خاص اہمیت حاصل ہے۔درد کی شاعری می عشق حقیقی ہے جبکہ میر کی شاعری میں سوزوگداز ہے۔انہوں نے آپ بیتی کو جگ بیتی بنا دیا۔میر کو غزل کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ان کی شاعری میں غم زیادہ پایا جاتا ہے اسی لیے میرکو قنوتی شاعر بھی کہا جاتا ہے۔میر کی شاعری میں دلی کی صورتحال بھی نمایاں ہے اسی لئے ان کی شاعری کو دل اور دلی کا مرثیہ بھی کہا جاتا ہے۔اس عہد میں دہلی کے شاعری کا رنگ ولی سے لیکر میرتقی میر تک تقریباً ایک ہی تھا۔اس عہد کے شاعروں میں ایک نمایاں نام نظیر اکبر آبادی کا ہے۔یہ میرتقی میر کے ہم عصر تھے لیکن کسی دبستان سے پابند نہیں تھے۔نظیر پہلا شاعر ہے جس نے عوام کو شاعری میں جگہ دی اور جمہوریت کا رنگ پیدا کیا۔اسی لئے نظیر اکبر آبادی کو عوامی شاعر بھی کہا جاتا ہے۔

دیکھ لے اس چمن دہر کو دل بھر کے نظیر
پھر تیرا کاہے کو اس باغ میں آنا ہوگا

ان شعراء کے بعد شاہ نصیر، ناسخ، آتش، ذوق، غالب، اور مومن قابل ذکر ہیں۔یہ وہ شعراء ہیں جنہوں نے اردو شاعری میں ہر طرح کے مضامین کو پیش کرکے اردو شاعری کو مزید وسعت دی۔غالب اس عہد کے سب سے ممتاز شاعر ہیں۔انہوں نے اپنی شاعری میں عشق مجازی اور عشق حقیقی پیش کر کے ایک نیا رنگ و آہنگ پیدا کیا۔غالب کی مقبولیت اس لئے بھی ہے کہ وہ ہر طرح کے موضوعات کو اپنی شاعری میں پیش کرنے میں پوری طرح کامیاب ہوئے۔وہ خود پر بھی طنز کرتے ہیں۔

یہ مسائل تصوف وہ تیرا بیاں غالب
ہم تجھے ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

غالب دنیا کی بے ثباتی پر بھی اظہار خیال کرتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

جب کہ تجھ بن نہیں کوئی موجود
پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے۔

غالب، مومن، آتش اور ناسخ ہر ایک کا رنگ سخن ایک دوسرے سے مختلف تھا۔غالب کے بعد مومن نے بھی اردو میں شاعری کی روایت کو پروان چڑھایا اور عشق کے موضوعات پر بہت سی غزلیں اور نظمیں تحریر کیں۔انکی شاعری کا عنوان ہمیشہ عشق مجازی رہا۔اس کے بعد مختلف شعراء نے عہد بعہد اردو شاعری کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں اپنا اہم رول ادا کیا اور یہ دور آج تک جاری و ساری ہے۔